بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۱۳ ہجرت ۱۳۴۴ ہش ۱۱ محرم ۱۳۸۵ھ ۱۳ مئی ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۰۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۲ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں :

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کامیابی پر ہمت اور حوصلہ میں ایک نئی زندگی آجاتی ہے

اس زندگی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنی چاہیئے

"اس اصول کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ مومن کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کامیابی پر جو اسے دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے اور خدا کی حمد کرتا ہے کہ اس نے اپنا فضل کیا اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلاء میں ثابت قدم رہ کر ایمان پاتا ہے۔ ایک ہر ایک ہندو اور مومن کی کامیابی ایک رنگ میں مشابہ ہوتی ہے لیکن یاد رکھو کہ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور مومن کی کامیابی سے اس کے لئے نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ کافر کی کامیابی اس لئے ضلالت کی طرف لے جاتی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرتا بلکہ اپنی محنت، دانش اور قابلیت کو خدا بنا لیتا ہے مگر مومن خدا کی طرف رجوع کر کے خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرتا ہے۔ اور اس طرح پر ہر ایک کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہو جاتا ہے اور اس میں تبدیلی ہونے لگتی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن شریف میں تقویٰ کا لفظ بہت مرتبہ آیا ہے۔ اس کے معنے پہلے لفظ سے کئے جاتے ہیں۔ یہاں مَعَ کا لفظ آیا ہے یعنی جو خدا کو مقدم سمجھتا ہے خدا اس کو مقدم رکھتا ہے اور دنیا میں ہر قسم کی ذلتوں سے بچا لیتا ہے۔ میرا ایمان یہی ہے کہ اگر انسان دنیا میں ہر قسم کی ذلت اور تنگی سے بچنا چاہے تو اس کے لئے ایک ہی راہ ہے کہ متقی بن جائے۔ پھر اس کو کسی چیز کی کمی نہیں۔ پس مومن کی کامیابیاں اس کو آگے لے جاتی ہیں اور وہ وہیں پر نہیں ٹھہر جاتا۔

اکثر لوگوں کے حالات کتابوں میں لکھے ہیں کہ اوائل میں دنیا سے تعلق رکھتے تھے اور شدید تعلق رکھتے تھے لیکن انہوں نے کوئی دعا کی اور وہ قبول ہو گئی۔ اس کے بعد ان کی حالت ہی بدل گئی۔ اس لئے اپنی دعاؤں کی قبولیت اور کامیابیوں پر نازاں نہ ہو بلکہ خدا کے فضل اور عنایت کی قدر کرو۔ قاعدہ ہے کہ کامیابی پر ہمت اور حوصلہ میں ایک نئی زندگی آجاتی ہے۔ اس زندگی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور اس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنی چاہیئے کیونکہ سب سے اعلیٰ درجہ کی بات جو کام آنے والی ہے۔ وہ یہی معرفت الٰہی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر غور کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو کوئی روک نہیں سکتا۔"

(الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء)

اخبار احمدیہ

—o اکرا (گھانا) ۱۰ مئی۔ بذریعہ تار محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ کی طبیعت سنسٹائٹس (بڑی آنت میں سوزش) کے حملہ کے باعث اچانک بہت ناساز ہوگئی ہے۔ شدید درد کی بھی تکلیف ہے گو پہلے کی نسبت اب خفیف سا افاقہ ہے :

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف مغربی افریقہ کے احمدیہ مشنوں کے دورہ کے سلسلہ میں آجکل گھانا کے دارالحکومت اکرا میں ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

—o ربوہ ۱۲ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ راولپنڈی اور پشاور کی مجالس کا دورہ کرنے اور صوبہ سرحد کی مجالس انصار اللہ کے اجتماع میں شرکت کے بعد گزشتہ رات بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ جو احباب اس دورہ میں آپ کے ہمراہ گئے تھے وہ بھی واپس آگئے ہیں :

—o ربوہ — حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کراچی میں ایک عرصہ زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ ۱۰ مئی کو وہاں سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئی ہیں۔ ابھی بہ قدم ذرا مشکل چل سکتی ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ رمئی ۱۹۶۵ء

غیر مبائعین دوستوں کو ایک مخلصانہ مشورہ

سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۶۵/۵/۹

گزشتہ میں ہم نے اپنے اداریوں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کے متعلق اپنے غیر مبائعین احباب کو توجہ دلائی ہے۔ اور ان کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحیح مقام ہی دنیا کے سامنے پیش کریں اور یہ مقام جیسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت صفائی سے اپنی تصنیفات میں واضح کر دیا ہے اس لئے جو لوگ اِدھر اُدھر کے حوالے جمع کر کے ان سے اپنا خاص نظریہ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی قسم کی نبوت کا دعوےٰ کیا ہی نہیں نکالتے ہیں وہ دین کی کوئی خدمت نہیں کر رہے۔ اور نہ وہ احمدیت کی صحیح پوزیشن لوگوں کے سامنے واضح کر رہے ہیں بلکہ ایک اندرونی جنگ جاری رکھ کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غرض بعثت کو مشکوک اور مشتبہ بناتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جیسا کہ ہم نے ایک گزشتہ اداریہ میں آپ کا حوالہ پیش کر کے ثابت کیا ہے صاف صاف لفظوں میں واضح کر دیا ہے کہ آپ کا دعوے نبوت ختم نبوت کی مہر کو نہیں توڑتا۔ آپ ایسی نبوت کے مدعی ہیں جو امتِ محمدیہ میں جائز تصور ہوتی ہے۔ چنانچہ ائمہ اسلام نے صاف طور پر ایسی نبوت کے اجراء کی وضاحت کی ہے ہمیں یہاں ایسے حوالے پیش کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ایسے حوالے سینکڑوں دفعہ منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ یہ نبوت ایسی نہیں ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے مقابلہ میں ہے بلکہ ایسی نبوت ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا ہی عکس ہے اور جو آپ کے بعد تبلیغِ اسلام کو خاطر خواہ چلانے کے لئے صلحاء اور ائمہ اسلام کو ملتی ہے۔ اس کی وجہ صاف ہے کہ جو پیغام سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں لائے ہیں اور جس کو آپ نے اپنے کردار میں پیش کیا ہے وہ اتنا نازک اور اہم ہے کہ ضروری تھا کہ آپ کے بعد آپ کی نبوت کے فیوض کو جاری رکھا جاتا ورنہ اس پیغام کی تبلیغ و اشاعت تکمیل ہی نہیں پا سکتی تھی۔

اس ضمن میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک پورا حوالہ ذیل میں نقل کرتے ہیں:۔

" اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں بھی ہزاروں بزرگ نبوت کے نور سے منوّر تھے اور ہزاروں کو نبوت کا حصہ عطا ہوتا رہا ہے اور اب بھی ہوتا ہے مگر چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام خاتم الانبیاءؑ رکھا گیا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ دوسرے کو بھی یہ نام دے کر آپ کی کسرِ شان کی جاوے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہزارہا انسانوں کو نبوت کا درجہ ملا اور نبوت کے آثار اور برکات ان کے اندر موجود تھے مگر نبی کا نام صرف شانِ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور سدّ باب نبوت کی خاطر ان کو اس نام سے ظاہراً ملقب نہ کیا گیا مگر دوسری طرف چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض اور روحانی برکات کا دروازہ بند بھی نہ کیا گیا تھا اور نبوت کے انوار جاری بھی تھے جیسا کہ ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر اور اذن سے اور آپ کے نور سے نورِ نبوت جاری بھی ہے اور یہ سلسلہ بند بھی نہیں ہوا۔ یہ بھی ضروری تھا کہ اسے ظاہراً بھی شائع کیا جاوے تاکہ موسوی سلسلہ کے نبیوں کے ساتھ آپ کی امت کے لوگ بھی مماثلت کے پورا کرنے میں صاف طور سے نبی اللہ کا لفظ فرمایا اور اس طرح سے دونو امور کا لحاظ نہایت حکمت اور کمال لطافت سے رکھ لیا گیا۔ ادھر یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسرِ شان بھی نہ ہو اور ادھر موسوی سلسلہ سے مماثلت بھی پوری ہو جاوے۔ تیرہ سَو برس تک نبوت کے لفظ کا اطلاق تو آپ کی نبوت کی عظمت کے پاس سے نہ کیا اور اس کے بعد اب مدت دراز کے گزرنے سے لوگوں کے چونکہ اعتقاد اس امر پر پختہ ہو گئے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی خاتم الانبیاء ہیں اور اب اگر کسی دوسرے کا نام نبی رکھا جاوے تو اس سے آنحضرت کی شان میں کوئی فرق بھی نہیں آتا اس واسطے اب نبوت کا لفظ مسیح کے لئے ظاہراً بھی بول دیا۔ یہ ٹھیک اسی طرح سے ہے جیسے آپ نے پہلے فرمایا تھا کہ قبروں کی زیارت نہ کیا کرو اور پھر فرما دیا کہ اچھا اب کر لیا کرو۔ پہلے منع کرنا بھی حکمت رکھتا تھا کہ لوگوں کے خیالات ابھی تازہ بتازہ بُت پرستی سے ہٹے تھے تا وہ پھر اسی عادت کی طرف عود نہ کریں۔ پھر جب دیکھا کہ اب ان کے ایمان کمال کو پہنچ گئے ہیں اور کسی قسم کے شرک و بدعت کو ان کے ایمان میں راہ نہیں تو اجازت دے دی بالکل اسی طرح یہ امر ہے۔ پہلے تیرہ سَو برس اس عظمت کے واسطے نبوت کا لفظ نہ بولا اگرچہ صفتی رنگ میں صفتِ نبوت اور انوارِ نبوت موجود تھے اور حق تھا کہ ان لوگوں کو نبی کہا جاوے مگر خاتم الانبیاء کی نبوت کی عظمت کے پاس کی وجہ سے وہ نام نہ دیا گیا مگر اب وہ خوف نہ رہا تو آخری زمانہ میں مسیح موعود کے واسطے نبی اللہ کا لفظ فرمایا۔ آپ کے جانشینوں اور آپ کی امت کے خادموں پر صاف صاف نبی اللہ بولنے کے واسطے دو امور مدّنظر رکھنے ضروری تھے۔ اوّل عظمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور دوم عظمتِ اسلام۔ سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے پاس کی وجہ سے ان لوگوں پر ۱۳۰۰ برس تک نبی کا لفظ نہ بولا گیا تاکہ آپ کی ختمِ نبوت کی ہتک نہ ہو کیونکہ اگر آپ کے بعد ہی آپ کی امت کے خلیفوں اور صلحاء لوگوں پر نبی کا لفظ بولا جانے لگتا جیسے حضرتِ موسیٰؑ کے بعد لوگوں پر بولا جاتا رہا تو اس میں آپ کی ختمِ نبوت کی ہتک تھی اور کوئی عظمت نہ تھی۔ سو خدا تعالیٰ نے ایسا کیا کہ اپنی حکمت اور لطف سے آپ کے بعد ۱۳۰۰ برس تک اس لفظ کو آپ کی امت پر سے اٹھا دیا تا آپ کی نبوت کی عظمت کا حق ادا ہو جاوے اور پھر چونکہ اسلام کی عظمت چاہتی تھی کہ اس میں بھی بعض ایسے افراد ہوں جن پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد لفظ نبی اللہ بولا جاوے اور تا پہلے سلسلہ سے اس کی مماثلت پوری ہو۔ آخری زمانہ میں مسیح موعود کے واسطے آپ کی زبان سے نبی اللہ کا لفظ نکلوا دیا اور اس طرح پر نہایت حکمت اور بلاغت سے دو متضاد باتوں کو پورا کیا اور موسوی سلسلہ کی مماثلت بھی قائم رکھی اور عظمت اور نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی قائم رکھی۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم صفحہ ۳۴۹ تا صفحہ ۳۵۱)

آخر میں ہم اتنا پھر عرض کر دیتے ہیں کہ ہمارے دوستوں کو خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے اور جماعتِ احمدیہ پر یہ الزام لگانا کہ نعوذ باللہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کسی ایسی نبوت کا ادعا رکھتی ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختمِ نبوت کی مہر کو توڑتی ہے اور آپ کے مقابلہ میں کھڑی کی جاتی ہے سراسر غلط ہے۔ اور یہ "امتی نبوت" ہے خود امتی کا لفظ ہی ظاہر کرتا ہے کہ ایسی نبوت صرف سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہی کو ملتی ہے۔ وہی اس کا فیض پا سکتا ہے جو آپ کا غلام ہو اور جو آپ ہی کی نبوت کو دنیا میں اجاگر کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے مامور کیا جائے۔ اگر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (نعوذ باللہ) خاتم النبیین نہ ہوتے تو اس نبوت کا بھی کوئی وجود نہ ہوتا۔ اگرچہ یہ نبوت امتِ محمدیہ کے ائمہ کو ملتی چلی آئی ہے لیکن نبی کا نام صرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہی دیا گیا ہے کیونکہ آپ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے امام ہیں۔ اور اس لئے "امتی نبوت" کا اکمال بھی آپ کی ذات میں ہوا ہے +

چندہ تعمیر ہال ادارہ مجلس خدام الاحمدیہ

شوریٰ ۱۹۶۲ء نے فیصلہ کیا تھا کہ

"مرکزی ہال کی تعمیر جلد از جلد شروع کرنی چاہیئے اور جن مجالس کے ذمہ تعمیر کی مقررکردہ رقوم میں سے بقایا ہے ان پر دباؤ ڈال کر وصولی کی جائے۔ نیز ہال کی تعمیر شروع ہو جانے پر بہرحال مزید عطایا کی ضرورت ہو گی۔"

خدا تعالےٰ کے فضل سے ہال کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے تمام ایسی مجالس جن کے ذمہ چندہ تعمیر ہال کا بقایا ہے ان سے التماس ہے کہ اپنے بقایا کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ دیں کیونکہ سال کے اندر اندر ہال کی تکمیل تبھی ممکن ہے کہ ہمیں ضروری اخراجات کے لئے تمام کی تمام رقم آئندہ ایک دو ماہ میں مل جائے۔

بقیہ مجالس بھی عطایا کے حصول کی کوشش جاری رکھیں۔ شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ان کے لئے عنقریب رقوم کی تعیین کر دی جائے گی۔ کیونکہ ہمیں بہرحال مزید عطایا کی ضرورت ہے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

امریکہ کے شہر ڈیٹن (اوہایو) میں خانۂ خدا کی تعمیر

اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی تائید و نصرت

مکرم عبد الحمید صاحب مبلغ اسلام مقیم امریکہ

اوہایو (OHIO) ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی پچاس ریاستوں میں سے ایک ریاست ہے اس کا رقبہ ۴۱۲۲۲ مربع میل ہے اور اس کی آبادی ۹۷۰۶۳۹۷ افراد پر مشتمل ہے۔

ریاست کا حدود اربعہ حسب ذیل ہے شمال میں ریاست مشی گن (Michigan) اور جھیل ایری۔ مشرق میں ریاست ہائے پنسلوینیا Pennsylvania اور ویسٹ ورجینیا West Virginia واقع ہیں۔ جنوب میں ویسٹ ورجینیا اور اور کنٹاکی (Kentucky) کی ریاستیں ہیں اور مغرب میں ریاست انڈیانا (Indiana) ہے ریاست کا اکثر فی صدی حصہ کاشتکاری کے لئے وقف ہے۔ یہاں کی مشہور پیداوار مکئی۔ گندم۔ سویا بین۔ تمباکو اور انگور ہیں۔ اس ریاست کے صنعتی کارخانوں میں مندرجہ ذیل اشیاء تیار ہوتی ہیں۔

مشینری۔ بجلی کا سامان۔ اشیائے خوردنی کیمیائی اشیاء۔ ربڑ۔ پتھر (stone) شیشے کا سامان۔

اعلیٰ تعلیم کے اداروں کی تعداد ۶۵ ہے۔ ڈیٹن ریاست اوہایو کا ایک مشہور شہر ہے جس کی آبادی ۲۷۴۹۷۰ افراد پر مشتمل ہے۔ اس شہر میں آرول (Orville) اور ولبر رائٹ (Wilber Wright) نے پہلی مرتبہ کامیاب ہوائی جہاز تیار کر کے دنیا کی تاریخ میں ایک نیا باب قائم کیا تھا۔

ڈیٹن نیشنل کیش رجسٹر کا گھر ہے۔ اور جنرل موٹرز کی پانچ شاخیں یہاں قائم ہیں:

ڈیٹن میں عیسائیت کے گرجوں کی تعداد پانچ صد کے قریب ہے اور پادریوں کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ ہے آج سے بتیس سال قبل جماعت احمدیہ کی کوششوں سے بعض عیسائی افراد مشرف باسلام ہو گئے تھے۔ اس طرح سے یہاں باقاعدہ جماعت قائم ہو گئی۔ کچھ عرصہ تک تو جماعت کے افراد ماہوار کرایہ پر لئے ہوئے مکان میں نمازوں اور اجلاس میں شمولیت کے لئے جمع ہوتے رہے۔ آخر کار ۱۹۵۲ء میں مکرم ولی کریم صاحب مرحوم نے جو یہاں کے باشندہ تھے۔ اپنی واحد ملکیت میں سے ایک قطعہ زمین جماعت کے نام ہبہ کر دیا جماعت کے ممبران نے مل کر اس قطعہ زمین پر ایک عظیم الشان مسجد کی بنیادیں کھڑی کر دیں۔ مگر مالی حالت کے کمزور ہونے کی وجہ سے صرف ایک تہ خانہ جس میں غسل خانے ایک باورچی خانہ اور ایک اسٹور روم ہے تعمیر کر سکے۔ مگر اصل مسجد کی عمارت نہ بنا سکے۔ ۷ ارمئی ۱۹۶۳ء کو اس عاجز کو اس شہر میں متعین کیا گیا۔ ہم نے مکرم وکیل التبشیر صاحب کی خدمت میں درخواست روانہ کی کہ مسجد کی تعمیر کے لئے مرکز سے گرانٹ دی جائے۔ مگر بعض وجوہات کی بنا پر یہ گرانٹ نہ مل سکی۔ دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ جماعت کو تحریک کی جاوے۔ کہ وہ مل کر اس بوجھ کو اٹھاوے عمارت پر خرچ کا تخمینہ ۲۵ سے ۳۵ ہزار ڈالر کے درمیان تھا۔ اور جماعت کی مالی حالت کا یہ عالم تھا کہ باقاعدہ چندہ دہندگان کی تعداد بہت کم تھی۔ اور ان کا ماہوار چندہ زیادہ سے زیادہ ۶۰ ڈالر تک ہوتا۔ اندریں حالات جرأت نہ پڑتی تھی۔ کہ لوکل جماعت کو اس بار گراں کے اٹھانے کی تحریک کی جاوے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے اس مبارک تحریک کو جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ تحریک کرنے سے پہلے حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہ کی ایک سالانہ جلسہ کی معرکۃ الآراء تقریر جس میں حضور نے اسلامی اذان کی فلاسفی بیان کی تھی کا ملخص اپنی زبان میں پیش کر دیا۔ ابھی تقریر ختم نہیں ہوئی تھی کہ فرشتہ سیرت مکرم ولی کریم مرحوم مجلس میں کھڑے ہو گئے۔ کانپتے ہوئے لبوں کے ساتھ جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر جماعت کے کسی فرد نے بھی میرا ساتھ نہ دیا تو میں خود مسجد کی تعمیر کا سارا خرچ برداشت کروں گا۔"

یہ کہہ کر انہوں نے زور سے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور زار و قطار رونے لگے۔ ان اخلاص بھرے الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے وہ برکت ڈالی کہ اسی وقت ایک دوست مکرم عبد القدیر صاحب نے مبلغ ایک ہزار ڈالر کا وعدہ کر دیا۔ اس کے بعد لجنہ اماءاللہ نے ایک صد ڈالر اور خدام نے ۶۰ ڈالر کے وعدہ جات لکھوائے۔ چند دنوں کے بعد مکرم عبد القدیر صاحب نے اپنے وعدہ کی رقم ادا کر دی۔ اور بعد میں مکرم ولی کریم صاحب نے بھی ایک ہزار ڈالر نقد پیش کر دیئے۔ چنانچہ ہم نے وکالت تبشیر کی اجازت سے ایک مقامی بنک میں احمدیہ موومنٹ ان اسلام بلڈنگ فنڈ کے نام سے ایک اکاؤنٹ کھول دیا۔ مکرم ولی کریم صاحب مرحوم سے اس عاجز نے کبھی یہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کہ وہ کس طرح اکیلے مسجد کی تعمیر کا خرچ برداشت کرنے کے لئے آمادگی کا اظہار کرتے ہیں۔ تاہم انہوں نے خود ہی مجھے بتایا تھا کہ ایک قطعہ زمین جس کی قیمت تقریباً چار ہزار ڈالر ہے فروخت کر کے اس رقم کو مسجد کی تعمیر پر خرچ کریں گے مگر پیشتر اس کے کہ وہ اپنی کسی تجویز پر عمل کر سکتے۔ ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو ایک ماہ ہسپتال میں بیمار رہ کر راہی ملک بقا ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس وقت تک مسجد فنڈ میں ۳۳۰۹ (تین ہزار تین سو نو) ڈالر کی رقم جمع ہو چکی ہے۔ بظاہر حالات ناسازگار تھے۔ مگر مایوسی کی کوئی وجہ نہ تھی۔ ہمارے پیارے آقا نے ہمیں پہلے سے یہ تعلیم دے رکھی ہے کہ

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

عجیب اتفاق ہے کہ ہماری اسٹیٹ اوہایو (OHIO) کا ماٹو (Motto) ہی یہ ہے۔

With God all things are possible

یعنی خدا تعالیٰ کے آگے ہر بات ممکن ہے۔ یہ تو درحقیقت قرآن شریف کی آیت ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر کا ترجمہ ہے۔ برادرم ولی کریم صاحب مرحوم کی وفات سے یہ عاجز مایوس نہ ہوا۔ اور مسجد کے لئے چندوں کی تحریک کا سلسلہ جاری رکھا۔ غیر معمولی طریق سے اللہ تعالیٰ نے مالی امداد بہم پہنچائی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے۔

ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السماء

اس موقعہ پر ہم نے اپنی آنکھوں سے اس الہام الٰہی کو بڑی صفائی کے ساتھ پورا ہوتے دیکھا۔ کون کہتا ہے کہ ہم بے سروسامان ہیں۔ ہمارا زندہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اور اس کے فرشتے ہمارے ساتھ ہیں۔ اگر صرف مرکز کی گرانٹ سے ہم مسجد بناتے تو اتنی خوشی نہ ہوتی۔ جتنی کہ چند غریب افراد کی مالی قربانیوں اور اللہ تعالیٰ کی غیبی امداد سے مسجد بنا کر خوشی ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جیسا کہ بتایا جا چکا ہے ٹھیکیداروں کی طرف سے جو تخمینے وصول ہوئے وہ ۲۵ اور ۳۵ ہزار ڈالر کے درمیان تھے۔ البتہ ایک ٹھیکیدار نے ہمیں ۱۵ ہزار ڈالر کے قریب تخمینہ پیش کیا بلکہ بعد میں وہ اس رقم کو اور کم کرنے کے لئے آمادہ ہو گیا۔ مگر اس کا مطالبہ یہ تھا کہ اسے مبلغ ۵ ہزار ڈالر بطور پیشگی ادا کئے جائیں۔ قریب تھا کہ ہم اس کے چکمہ میں آجاتے۔ مگر جب قانونی مشورہ کے لئے ایک وکیل کے پاس گئے تو اس نے بتلایا کہ ٹھیکیدار مذکور قابلِ اعتبار نہیں ہے۔ لہٰذا اتفاق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے۔

ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السماء

اس موقعہ پر ہم نے اپنی آنکھوں سے اس الہام الٰہی کو بڑی صفائی کے ساتھ پورا ہوتے دیکھا۔ کون کہتا ہے کہ ہم بے سروسامان ہیں۔ ہمارا زندہ خدا ہمارے ساتھ ہے اور اس کے فرشتے ہمارے ساتھ ہیں۔ اگر مرکز کی گرانٹ سے ہم مسجد بناتے تو اتنی خوشی نہ ہوتی جتنی کہ چند غریب افراد کی مالی قربانیوں اور اللہ تعالیٰ کی غیبی امداد سے مسجد بنا کر خوشی ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

بڑی کارقسم پیشگی ادا کرنا مناسب نہیں۔ چنانچہ ۱۵ مارچ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرکے تمام کام اپنی زیر نگرانی کرانے کا فیصلہ کیا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ تمام دیواریں (سوائے سامنے کی دیوار کے جس کا ۳/۴ حصہ مکمل ہو چکا ہے) تعمیر ہو چکی ہیں اور چھت کا سامان آچکا ہے ایک دو روز تک انشاء اللہ تعالیٰ چھت کا نچلا حصہ مکمل ہو جائیگا اس کے بعد اوپر کی چھت اور مینار اور گنبد بھی انشاء اللہ تیار ہوں گے جن کے لئے الگ ٹھیکہ دیا ہؤا ہے۔ اسی طرح بجلی اور ہیٹنگ اور ایئرکنڈیشن وغیرہ کے الگ الگ ٹھیکے دیئے ہوئے ہیں۔

جماعت کے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس عظیم الشان خانۂ خدا کی بخیر و خوبی تکمیل کے لئے دعا فرمائیں۔

کچھ عرصہ ہؤا برادرم محمد قاسم صاحب پریذیڈنٹ ڈیٹن مشن نے ایک اپیل تمام امریکہ کے مشنز کے نام روانہ کی تھی۔ اسی طرح سے مکرمہ کریمہ شفیق صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ ڈیٹن کی طرف سے تمام لجنات امریکہ کے نام اپیل کی گئی تھی۔ ان اپیلوں کے نتائج بھی خوشکن نکل رہے ہیں۔ اسی طرح برادرم مکرم سید جواد علی شاہ صاحب اور برادرم مکرم اے۔ آر۔ خان بنگالی صاحب کی طرف سے بھی امریکہ کے تمام مشنز کے نام اپیل کی گئی ہے۔ لہٰذا اب باقی مشنوں سے رقوم کے وعدے آرہے ہیں اور بعض جگہ سے نقد رقم موصول ہو رہی ہے۔ آج بھی کچھ رقوم موصول ہوئی ہیں۔

بہر حال مکرم اے آر خان بنگالی صاحب اور برادرم سید جواد علی شاہ صاحب کے تعاون، ہمدردی اور دعاؤں اور دیگر مشنز کے تعاون اور دعاؤں کا یہ عاجز اور ڈیٹن کی تمام جماعت بہت ہی ممنون ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین
مکرم و محترم جناب وکیل التبشیر صاحب کی جانب سے مبلغ ۵ ہزار ڈالر کی رقم بطور امداد موصول ہوئی ہے۔

یہ عاجز اور ڈیٹن کی جماعت ان کی اس کرم فرمائی کی بھی نہایت ہی ممنون ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مسجد تو اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بن ہی گئی ہے مگر جس بات کا سخت فکر لاحق ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اب جلد اس سنگلاخ زمین میں تبلیغ کا کوئی غیر معمولی نتیجہ پیدا فرمائے۔ لہٰذا دوستوں سے استدعا ہے کہ وہ مالکِ حقیقی کے حضور خصوصیت سے دعائیں کریں کہ وہ غیب سے اسلام اور احمدیت کی فتح و نصرت کے سامان پیدا کر دے۔ آمین ثم آمین۔

یک نظر فرما کہ تا کوتہ شود جنگ و جدال
خلق محتاج است سوئے جذبۂ برہانِ تو
یک نشاں بنما کہ تا نورت رخشد در جہاں
"تا شود ہر منکرِ ملت ثنا خوانِ تو"
گر زمین زیر و زبر گردد ندارم ہیچ غم
غم ہمیں دارم کہ گم گردد درخشانِ تو
گفتگو و بحث در دیں در دیر بسیار نیست
قصہ کوتہ کن بآیات عظیم الشانِ تو
از زلازل جنبشے دہ فطرتِ اغیار را
تا مگر آئند ترساں سوئے آں ایوانِ تو

(چشمۂ مسیحی)

خاکسار عبد الحمید
ڈیٹن اوہایو

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

ہمیں تو خدمتِ اسلام کی ضرورت ہے

ہم احمدی ہیں ہمیں کام کی ضرورت ہے
نمود و نام نہ آرام کی ضرورت ہے

رہینِ کبر و ریا کا یہاں نہیں کچھ کام
نہ سست گام و گُل اندام کی ضرورت ہے

حسود و مفسد و بُزدل بھی ہم سے دُور رہیں
نہ عیب جُو کی نہ نمّام کی ضرورت ہے

ہم احمدی ہیں ہمیں خدمتِ بشر کے لئے
عمل کی، ہمّت و اقدام کی ضرورت ہے

ہیں عفو و مہر و محبّت ہمارے قومی نشاں
ہمیں نہ شکوؤں نہ الزام کی ضرورت ہے

سیاسیات کی سب اُلجھنوں سے دُور ہیں ہم
نہ ملک و سلطنت و دام کی ضرورت ہے

ہم احمدی ہیں ہمیں جس طرح بھی ممکن ہو
جہاں میں غلبۂ اسلام کی ضرورت ہے

ہو وقتِ مہدیٔ دوراں کا جن میں کیف و سرود
انہیں سحور اُن ایّام کی ضرورت ہے

یہ دُنیا دارِ عمل ہے یہاں ہر انساں کو
کسی عمل کی کسی کام کی ضرورت ہے

کوئی زمین و زر و زن کے دام میں ہے پھنسا
کسی کو شہرت و اکرام کی ضرورت ہے

ہم احمدی ہیں غلامانِ سرورِ کونین
ہمیں تو خدمتِ اسلام کی ضرورت ہے

نظامِ وقف میں مضمر ہے راز غلبۂ دیں
اب اس میں سبقت و اقدام کی ضرورت ہے

خلوصِ دل سے کریں وقف زندگی اپنی
خدا سے گر ہمیں انعام کی ضرورت ہے

"ندائے فتحِ نمایاں بنام ما باشد"
فقط اک عزم کی صمصام کی ضرورت ہے

سحر تو ہو چکی مہرِ مُبیں بھی دُور نہیں
ذرہ سی گردشِ ایّام کی ضرورت ہے

عروجِ صنعت و حرفت فقط نہیں کافی
بشر کو نیّرِ الہام کی ضرورت ہے

نزولِ ارضِ حرم میں ہؤا تھا جن کا کبھی
اُنہیں ضوابط و احکام کی ضرورت ہے

خزاں کے بعد ہی رنگِ چمن نکھرتا ہے
جہاں کو پھر اُسی اسلام کی ضرورت ہے

مئے و سبو تو وہی ہے مگر اب امّت کو
جدید مُصطفوی جام کی ضرورت ہے

امام آ بھی چکا قادیاں کی بستی میں
اب اس کی طاعت و اکرام کی ضرورت ہے

خدا کرے ترا انجام نیک ہو صدّیق
کہ کارِ خیر میں انجام کی ضرورت ہے

محمد صدیق امرتسری
سنگاپور

دُعائے مغفرت

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب طاہر کریانہ سٹور گولبازار ربوہ کی والدہ سماۃ امۃ اللہ رکھی صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد عبد اللہ صاحب) مؤرخہ ۶ مئی ۱۹۶۵ء بوقت ۱۱ ۱/۲ بجے شب بعمر ۷۰ سال وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مورخہ ۷ مئی کو نمازِ جمعہ کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ لہٰذا جنازہ مقبرہ بہشتی لے جاکر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر دعا مکرم مولوی خورشید احمد صاحب شاد نے کرائی۔

مرحومہ بہت نیک صوم و صلوٰۃ کی پابند اور دعا گو تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بے حد محبت و عقیدت رکھتی تھیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں خاص مقام قرب سے نوازے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

اُذکُروا موتٰکم بالخیر

میاں قادر بخش صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

میاں قادر بخش صاحب اکثر مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں رہا کرتے تھے۔ موضع بھسے ضلع امرتسر کے رہنے والے تھے چھوٹی عمر میں ہی گھر چھوڑ دیا اور لاہور چلے آئے۔ لاہور آ کر پیر عبد الغفار صاحب گیلانی کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور چند سال اُن کی خدمت میں رہے۔ پیر صاحب آپ پر بہت مہربان تھے۔ وفات کے وقت پیر صاحب نے ان کو بلایا اور کہا کہ میرے مرنے کے بعد آپ یہاں نہ رہیں اور حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر چلے جائیں۔ لہٰذا وصیت کے مطابق چند سال حضرت موصوف ہی کے مزار پر ہی ایک ملحقہ مسجد میں گزارے۔ اور بطور مؤذن مختلف کام سرانجام دیتے رہے۔ اس اثنا میں آپ کو خواب میں ایک بزرگ ملتے رہتے جو کہا کرتے تھے۔ کہ اب آپ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر چلے جائیں۔ اس پر آپ مزار حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر چلے گئے۔ اور وہاں کچھ عرصہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں مصروف رہے اور خدمت بجا لاتے رہے۔ وہاں آپ کو ایک اور بزرگ خواب میں ملتے اور ایک دوسرے بزرگ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کرتے تھے کہ اب آپ ان کے پاس چلے جائیں۔ آپ اِن دنوں بہت پریشان رہا کرتے تھے۔ اور سوچا کرتے تھے۔ کہ اب اس بزرگ کو کہاں تلاش کروں؟۔ ایک دن کسی کام کے لئے شہر میں گئے۔ تو بازار میں ایک دوکان پر حضرت مسیح موعودؑ امام وقت کی تصویر آویزاں دیکھی۔ جو کہ اُس بزرگ کی معلوم ہوتی تھی۔ جنکی بیعت کرنے کو اکثر خوابوں میں اشارہ ہوتا تھا۔ اس پر آپ اس تصویر کو بغور دیکھ رہے تھے اور اپنے خیالات میں کھوئے ہوئے کھڑے تھے کہ دوکاندار نے پوچھا۔ کہ میاں آپ نے کیا لینا ہے۔ آپ بڑی دیر سے کھڑے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ مجھے تو اس بزرگ سے ملنا ہے۔ جن کی یہ تصویر ہے۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ کون صاحب ہیں۔ اور کہاں رہتے ہیں۔ اس پر دوکاندار نے بتایا یہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی تصویر ہے۔ اس پر چند دنوں کے بعد آپ قادیان تشریف لے گئے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا۔ کہ حضورؑ وفات پا چکے ہیں۔ اس پر آپ کو بہت افسوس ہوا۔ بہرحال آپ نے حضورؑ کی چند ایک اور تصویروں کو بغور دیکھا اور یقین کامل ہو گیا۔ کہ یہ وہی بزرگ ہیں جن کی طرف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اشارہ فرمایا کرتے تھے۔ لہٰذا آپ نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور داخلِ سلسلہ احمدیہ ہو گئے۔

بعد ازاں آپ نے محلہ چابکسواران بیرون دہلی دروازہ میں رہنا شروع کر دیا۔ وہاں احمدی احباب کثرت سے رہتے تھے۔ آپ تقریباً ہر نماز میں شامل ہوتے بیگران دنوں کوئی کام وہاں نہیں کرتے تھے۔ ایک دن حضرت میاں چراغدین صاحب جو کہ صحابہ میں سے تھے اور نہایت نیک خو اور ملنسار بزرگ تھے نے پوچھا۔ بیٹا آپ کہاں رہتے ہیں اور کیا کام کرتے ہیں۔ تو اس پر آپ نے گذشتہ واقعات سے میاں صاحب مرحوم کو آگاہ کیا۔ میاں چراغدین صاحب مرحوم نے مبلغ چھ روپے دیئے اور نصیحت کی کہ اس کا بازار سے کپڑا خرید لو۔ اور فروخت کر کے گزارہ کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کام میں اتنی برکت دی کہ آپ ایک بڑے تاجر بن گئے۔ آپ کے چند نوکر بھی تھے۔ جو کہ اب بڑے تاجروں میں شمار ہوتے ہیں۔ جب آپ گھر آتے تو تمام ملازمین کو بلا کر اُن کے ساتھ کھانا کھاتے تھے آپ نے مسجد احمدیہ دہلی دروازہ نہیں چھوڑی ہمیشہ باجماعت نماز پڑھنے کے عادی تھے۔ اور نماز تہجد ادا کرنے کے شوق میں اکثر مسجد میں ہی رہا کرتے تھے۔ امیر سے امیر اور غریب سے غریب احمدی دوستوں کو خود ہی بلا لیا کرتے اور اُن سے واقفیت پیدا کرتے۔ کہا کرتے تھے۔ یہی تو ہماری حقیقی رشتہ داری ہے۔ امیروں کی خدمت کرنا اور غریبوں کی مدد کرنا اپنا فرض عین خیال کرتے تھے اور اپنے احمدی احباب سے مل کر بہت خوش ہوتے تھے۔ تبلیغ کرنے کا بیحد شوق تھا۔ اس شوق میں بڑے سے بڑے غیر احمدی علماء سے مل کر تبادلہ خیالات کرنے میں بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے تھے۔ کہا کرتے تھے۔ کہ جن لوگوں نے احمدیت قبول نہیں کی اور امام وقت کو نہیں پہچانا۔ وہ لوگ ہم سے زیادہ عاقل اور ہوشیار کیسے ہو سکتے ہیں۔ اندازِ تبلیغ بڑا سادہ ہوتا تھا۔ کئی ایک دفعہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے اُن کی گفتگو ہوئی۔ تبلیغی شوق میں آپ نے اکثر ماریں کھائیں۔ اور دیوانہ قرار دیئے گئے۔ مگر آپ نے کبھی ان باتوں کو اپنی ہتک خیال نہیں کیا۔ بلکہ فخریہ طور پر بیان واقعات کا آپ خود دوسرے دوستوں سے ذکر کر دیا کرتے تھے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز المصلح الموعود سے آپ کو بہت محبت تھی۔ حضور جب کبھی بھی لاہور تشریف لے جاتے اور شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائی کورٹ کی کوٹھی پر ٹھہرتے۔ یا رتن باغ لاہور تشریف رکھتے تو اپنا کاروبار چھوڑ کر حضور کی مجلس میں حاضر رہتے۔ جماعتی لٹریچر سے آپ کو بہت محبت تھی باوجودیکہ اَن پڑھ تھے۔ مگر تبلیغی شوق نے اُن کو پڑھنا سکھا دیا تھا۔ سلسلہ کی کتابیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

الفضل اخبار کے خطبات نمبر خاص طور پر محفوظ رکھتے تھے۔ اور بعد میں ان سب کو جلد کروا لیتے تھے۔ خطبات کی جلدیں اب تک بھی ہمارے پاس موجود ہیں۔ جو کہ ہمارے لئے یادگار اور نشان راہ ہیں۔ ماہِ رمضان شریف میں اکثر آپ مسجد میں ہی رہا کرتے تھے اور اعتکاف گزرنے کے بعد ہی مسجد سے باہر آتے تھے۔

قادیان دارالامان سے آپکو بہت محبت تھی۔ میں نے آپکو جلسہ سالانہ کے ایام میں قادیان کی مٹی اپنی آنکھوں پر ملتے دیکھا ہے۔ کہا کرتے تھے یہاں مسیح پاکؑ کے قدم لگے ہیں۔ یہ زمین بھی بڑی بابرکت ہے۔ جلسہ کے ایام میں آپ مہمانوں کو روٹی کھلاتے۔ مگر جب آپکو بھوک محسوس ہوتی۔ تو اُن مہمانوں کے بچے ہوئے روٹی کے ٹکڑے اور دال اکٹھی کر کے کھا لیتے تھے۔ ایک دن میں نے پوچھا آپ ان ٹکڑوں کو اور دال کو کیا کریں گے۔ تو کہنے لگے کھاؤنگا۔ اِس پر میں نے کہا کیا آپ کو تازہ روٹی نہیں ملتی اس پر آپ نے فرمایا مسیح پاکؑ کے لنگر کے ٹکڑوں کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے ان میں بڑی برکت ہے اور یہی تبرک ہے۔

صداقت مسیح موعودؑ پر آپ کے پنجابی اشعار آپ کی زبان سے بہت بھلے معلوم ہوتے تھے۔ کئی ایک دوستوں کو اُن کے پنجابی اشعار اب بھی یاد ہیں۔ آپ ایک اچھے مؤذن بھی تھے۔ اور مسجد احمدیہ دہلی دروازہ میں آپ خوش الحانی سے اذان دیا کرتے تھے اور اس میں ایک فرحت محسوس کرتے تھے۔ آپ نہایت سادہ دعاگو بزرگ تھے۔

مورخہ ۱۵/۱۲/۶۴ کو بوقت صبح مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں بائیں طرف فالج کا اچانک حملہ ہوا۔ مورخہ ۲۰/۱۲/۶۴ کو میو ہسپتال میں بوقت ۲ بجے وفات پائی۔

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون

اور مورخہ ۲۱/۱۲/۶۴ کو بعد نماز ظہر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کئے گئے۔

دوست دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(چوہدری یوسف علی ٹرین ایگزامینر ریلوے اسٹیشن لائل پور)

نوشہرہ، مردان اور امان گڑھ میں

مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی کامیاب تقاریر

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد و سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی۔ نوشہرہ، مردان اور امان گڑھ میں نہایت کامیاب تقاریر ہوئیں۔

مورخہ ۲۶ر اپریل کو نوشہرہ میں مکرم ڈاکٹر عبد القیوم صاحب کی کوٹھی پر بعد دعوت عصرانہ تقریر ہوئی۔ جس میں معززین شہر شامل ہوئے۔ محترم شیخ صاحب نے افریقہ میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر مؤثر تقریر فرمائی۔

مورخہ ۲۷ر اپریل کو مردان کے ٹاؤن ہال میں پبلک جلسہ زیر صدارت قاضی محمد عمر صاحب منعقد ہوا۔ یہ جلسہ بھی بہت کامیاب ہوا۔ معززین شہر کے ہر طبقہ کے غیر از جماعت احباب موجود تھے۔ محترم شیخ صاحب نے "افریقہ میں اسلام کا مستقبل" کے موضوع پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ جو بہت ہی مقبول ہوئی۔ بعد نماز عشاء جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی محترم شیخ صاحب نے تقریر فرمائی۔

مورخہ ۲۹ر اپریل کو امان گڑھ میں کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز کی کلب میں زیر صدارت جناب اشرف شیخ صاحب جلسہ ہوا۔ تعارف کے بعد شیخ صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر کی یہ تقریر بھی بہت پسند کی گئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان تقاریر کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

(خاکسار۔ محمد اجمل شاہد۔ مربی پشاور)

وصایا

ضروری نوٹ:- (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگرچہ چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل ۱۶۷۵۶

میں میر عبدالرشید تبسم ولد مولوی عبدالرحیم صاحب قوم میر پیشہ تعلیم عمر ½ ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ $\frac{۴}{۶۴}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ مجھے صرف مبلغ پانچ روپے ماہوار جیب خرچ کی صورت میں ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد میر عبدالرشید تبسم۔ گواہ شد پیر معین الدین دارالصدر شرقی۔ ربوہ - گواہ شد سید محمود احمد ناصر دارالصدر شرقی ربوہ۔

مثل ۱۶۷۵۵

میں بشیر محمد ولد عبداللہ خان قوم بٹ کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بمبانوالہ ڈاکخانہ بمبانوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج ۱۱ $\frac{۴}{۶۴}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ تفصیل جائیداد موجودہ حسب ذیل ہے :-

ایک عدد مکان ملکیتی واقع موضع بمبانوالہ قیمت تقریباً ۵۰۰۰/- روپے ایک عدد جائے سفید واقع ربوہ محلہ باب الابواب ایک کنال ۱۰۰۰/- روپیہ۔ ایک عدد جائے سفید واقع ڈسکہ مالیتی ۳۸۰۰/- روپے ایک عدد جائے سفید موضع بمبانوالہ مالیتی ۱۰۰/- روپے۔ اراضی میاں ذی گمانوں ۶ کنال مالیت ۸۰۰۰/- روپے ملکیتی واقع بمبانوالہ نیز اراضی قریباً ۱۶-۱ ایکڑ جو کہ بعوض ۱۱۰۲۵/- روپے رہن با قبضہ ہے۔ اس تمام جائیداد کی قیمت بازاری ۳۸۹۲۵/- روپے ہے۔ اس جائیداد میں جو کہ موجودہ ملکیتی مظہر ہے کوئی حصہ شراکت نہیں۔ اس کے علاوہ میرے والد محترم بوقت وصیت زندہ ہیں۔ ان کی زندگی کے بعد بھی جو حصہ جائیداد ان کی ملکیت وغیرہ سے مجھے یا میرے ورثاء ان کو ملے گا۔ اس کا بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد بشیر محمد گواہ شد صوفی علی محمد صاحب۔ بمبانوالہ بقلم خود۔ گواہ شد عبدالعزیز بقلم خود ساکن بمبانوالہ ضلع سیالکوٹ۔

مثل ۱۶۷۵۷

میں فیض دین ولد فضل دین صاحب قوم گل پیشہ قصاب عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ $\frac{۴}{۶۴}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد دس مرلے اراضی سکنی۔ مالیتی ۱۰۰۰/- روپے واقعہ محلہ دارالیمن ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مجھے اس وقت بذریعہ معمولی کاروبار تجارت مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وصیت تاریخ منظوری سے شائع کی جائے العبد فیض دین گواہ شد۔ منشی عزیز احمد کارکن وصیت۔ ربوہ - گواہ شد عبدالعزیز پریذیڈنٹ دارالصدر "ج" ربوہ۔

مثل ۱۶۷۵۸

میں حسین بی بی زوجہ فیض محمد صاحب قوم گل پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ $\frac{۴}{۶۴}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

زیور کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ۔ مالیتی ۱۲۵/- روپے۔ حق مہر مبلغ یکصد روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میرا کوئی ذریعہ آمد نہیں۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ۔ نشان انگوٹھا حسین بی بی۔
گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔ ربوہ
گواہ شد۔ عبدالعزیز پریذیڈنٹ دارالصدر "ج" ربوہ۔

لجنات اماءاللہ متوجہ ہوں

(۱) مالی سال کے ۶ ماہ ختم ہو چکے ہیں اور ابھی تک اکثر لجنات کی طرف سے شعبہ ناصرات۔ خدمت خلق۔ اصلاح و ارشاد اور اجتماع کا چندہ وصول نہیں ہوا۔ مہربانی کر کے تمام صدر صاحبان کوشش کریں۔ اور جلد از جلد مرکز میں ان تمام مدات میں چندہ بھجوائیں۔

(۲) مالی سال کے ۶ ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک سرگودھا۔ سیالکوٹ۔ ددھیال۔ لائل پور۔ گوجرانوالہ۔ پشاور۔ گجرات۔ چک سکندر۔ ملتان۔ شیخوپورہ۔ جہلم۔ محمود آباد۔ اور کوئٹہ کی لجنات کی طرف سے ناصرات کا چندہ بالکل موصول نہیں ہوا۔ مہربانی کر کے صدر صاحبان جلد از جلد چندہ اکٹھا کر کے دفتر لجنہ میں بھجوائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ)

ماہ مئی کا مصباح

مصباح کی اشاعت میں حصہ لینا تمام لجنات اور جماعت احمدیہ کی مستورات کا ایک جماعتی فریضہ ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ بہنیں اس طرف پوری پوری توجہ مبذول فرمائیں گی۔ ماہ مئی کا مصباح بعض خاص خصوصیات کا حامل ہے۔ محترم مولوی محمد صادق صاحب کا مضمون "ایمان اور اس کے چھ ارکان" دلچسپ اور دینی معلومات افزا مضمون ہے۔ اسی طرح بچوں کی تربیت سے متعلق کئی اور مضامین بھی قابل مطالعہ ہیں۔ اس کی کثرت سے اشاعت ہونی چاہیئے۔ نیز مندرجہ ذیل خاص نمبر دفتر مصباح میں موجود ہیں۔ بہنیں کوشش کریں کہ یہ نمبر جلد سے جلد بک جائیں۔ تربیت اولاد نمبر۔ اسلام میں عورت کا مقام نمبر۔ کشیدہ کاری نمبر۔ خاتم الانبیاء نمبر اور خلافت نمبر۔ اب یہ نمبر نصف قیمت یعنی ایک روپیہ میں بھجوائے جائیں گے۔

(مدیرہ مصباح)

اعلان دارالقضاء

محترمہ حشمت بی بی صاحبہ ۱۶- نابھہ روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے لڑکے عزیزم میاں ناصر علی صاحب مرحوم نے ایک قطعہ اراضی $\frac{۲۳}{۱۵}$ واقع محلہ دارالنصر ربوہ مبلغ گیارہ صد روپے میں مورخہ ۱۳ $\frac{۱}{۶۳}$ کو مسمی غلام خان صاحب ولد سید سلام خان صاحب سے خرید کیا تھا۔ مرحوم کی اولاد وغیرہ کوئی نہیں۔ لہٰذا یہ قطعہ اراضی میرے نام منتقل کیا جائے۔ مرحوم کے والد مکرم میاں اکبر علی خان صاحب، ۱۶- نابھہ روڈ لاہور اور مرحوم کے بھائی بہنوں کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اس درخواست پر میاں مظفر علی صاحب۔ میاں منور علی صاحب اور میاں مبشر علی صاحب برادران مرحوم۔ اور محترمہ امیر بیگم صاحبہ۔ بشریٰ ناہید صاحبہ طاہرہ بیگم صاحبہ۔ مبارکہ بیگم صاحبہ۔ اور ناصرہ صاحبہ ہمشیرگان مرحوم کے دستخطوں کے علاوہ مکرم میاں اکبر علی صاحب کے دستخط بھی ثبت ہیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

حیدرآباد ۱۱ مئی ۔ مغربی پاکستان کے وزیر قانون و اطلاعات مسٹر غلام نبی میمن نے شیخ عبداللہ اور مرزا افضل بیگ کی گرفتاری کی شدید مذمت کی ہے انہوں نے کشمیری رہنماؤں پر پابندیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کشمیری حریت پسندوں کی آواز دبا نہیں سکتا ۔ اور اسے جلد ہی کشمیری عوام کو آزادی دینی پڑے گی۔

مسٹر میمن نے کہا کہ بھارتی حکمران طاقت کے نشے میں چور ہیں. لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ حریت پسندوں کو طاقت کے ذریعے نہیں دبایا جا سکتا. وہ دن دور نہیں جب ۵۰ لاکھ کشمیری بھارت کی غلامی کا جوا اتار پھینکیں گے۔

وزیر قانون نے کہا کہ عالمی تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے کہ آزادی کی تحریکوں کو طاقت کے ذریعے دبایا نہیں جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے دس کروڑ عوام کی ہمدردیاں کشمیری عوام اور شیخ عبداللہ کے ساتھ ہیں۔ جو بھارت کی غلامی سے آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔

● نئی دہلی ۱۱ مئی۔ یہاں موصولہ اطلاع کے مطابق پولیس نے کل رات سرینگر میں بخشی غلام محمد کے برادر اکبر بخشی غلام نبی حاجی کو گرفتار کر لیا ہے۔

● سیالکوٹ :۔ جنگ بندی لائن کے اس پار سے آنے والی اطلاعات کے مطابق بھارتی پولیس کے مسلمان ملازمین نے کشمیری حریت پسندوں کے خلاف کارروائی کرنے سے انکار کر دیا ہے جس پر سینکڑوں مسلمان ملازمین کو معطل کر دیا گیا ہے اور بعض کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ بھارتی پولیس نے کل محاذ رائے شماری اور مجلس عمل کے مزید کارکن گرفتار کر لئے گئے ہیں ایک اطلاع کے مطابق گرفتار ہونے والوں کی تعداد ۷۰۰ تک پہنچ گئی ہے۔

آج مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیراعظم مسٹر جی ایم صادق نے ٹیلی فون پر وزیر اعظم لال بہادر شاستری، وزیر دفاع مسٹر چاون اور وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لال نندا سے بات چیت کی اور انہیں مقبوضہ کشمیر کی تازہ ترین صورت حال سے آگاہ کیا۔ شیخ عبداللہ کی گرفتاری کے خلاف مظاہرین اور حریت پسندوں پر بھارتی پولیس کی فائرنگ سے حالات اس قدر خراب ہو گئے ہیں کہ وادی میں سیاحوں کی آمد و رفت بند ہو گئی ہے۔

● نئی دہلی ۱۱ مئی ۔ بھارتی وزیراعظم شاستری نے کل اس توقع کا اظہار کیا کہ رن کچھ کے تنازعہ کو طے کرانے میں برطانوی وزیر اعظم کی کوششیں بالآخر کامیاب ہوں گی ۔ انھوں نے کہا یہ جھگڑا بات چیت کے ذریعے طے کیا جا سکتا ہے انہوں نے یہ بات ایک دعوت میں کہی جو کل لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے اعزاز میں دی گئی تھی ۔

بھارتی وزیر اعظم نے اس موقعہ پر رن کچھ کے بارے میں اپنے ملک کے موقف پر روشنی ڈالی اور دعویٰ کیا کہ یہ علاقہ درحقیقت بھارت کا ہے ۔ ادھر مخالف جماعتوں کے ۱۲ رہنماؤں نے ایک بیان میں پاکستان کو جنگ کی دھمکی دی ہے

● ۱۱ مئی وزیر اعظم چین مسٹر چواین لائی نے افرایشیائی اتحاد کی کانفرنس کے انعقاد پر ایک پیغام بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ افریشیائی ممالک کی اقوام کی تحریک آزادی عالمی انقلاب کا ایک اہم جزو ہے ۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ افریقہ اور ایشیا کے ۲ ارب عوام سامراجیت، نوآبادیاتی نظام سے بچاؤ اور عالمی امن کے تحفظ کے لئے عظیم طاقت بن سکتے ہیں۔

چوتھی افرایشیائی اتحاد کانفرنس آج سے عکرہ میں شروع ہوئی ہے ۔ اس کانفرنس کا افتتاح عکرہ کے صدر نکرومہ نے کیا۔ توقع ہے کہ اس کانفرنس میں تقریباً ۸ سو نمائندے شریک ہوں گے

● سائیگون ۔ ۱۱ مئی ۔ امریکہ کا ایک بمبار طیارہ کل شمالی ویت نام پر بمباری کرتا ہوا گر گیا ۔ امریکی ذرائع کے مطابق طیارے کے گرنے کے اسباب معلوم نہیں ہو سکے۔

● راولپنڈی ۱۱ مئی ۔ پاکستان اور عوامی جمہوریہ چین کے درمیان کل ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں جس کے تحت دونوں ممالک کے شہریوں کو ایک دوسرے ملک کا دورہ کرنے کے لئے آزادانہ ویزے جاری کئے جائیں گے یہ معاہدہ یکم مئی سے نافذ العمل سمجھا جائے گا ۔ وزارت داخلہ کے پریس نوٹ کے مطابق دونوں ملکوں کے شہریوں کو ہر قسم کے ویزے فوراً جاری کئے جائیں گے

تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں میں ایک اکنامکس یا سوکس کے لیکچرار کی ضرورت!

تعلیم الاسلام گھٹیالیاں میں اس وقت ایک اکنامکس یا سوکس کے لیکچرار کی فوری ضرورت ہے ۔ جو دونوں مضامین الف اے کی کلاسز کو پڑھا سکے ۔ یہ آسامی مستقل ہے۔ تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے مروجہ گریڈ کے مطابق دی جائے گی اور درخواست دہندہ کالج کے قواعد کا پابند ہوگا. درخواستیں فوری طور پر خاکسار کے نام بمعہ نقول اسنادات وغیرہ ارسال فرما دیں۔

ایسے اصحاب جنہوں نے بی اے میں یہ مضامین رکھے ہوں اور تعلیم کا تجربہ رکھتے ہوں وہ بھی درخواستیں دے سکتے ہیں ۔ مگر ان کی حیثیت عارضی ہوگی ۔ انٹرویو کے لئے جب بلایا جائے اس وقت تشریف لا دیں ۔

(پرنسپل ٹی آئی انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسری بچی عطا فرمائی ہے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام امۃ النور تجویز فرمایا ہے ۔ احباب بچی کے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ عین بننے اور زچہ کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں ۔

چوہدری محمد اشرف ممتاز مربی سلسلہ احمدیہ ۔

موضع لہو کے تحصیل نارووال میں تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ لہو کے تحصیل نارووال کا تبلیغی جلسہ مورخہ ۲ مئی ۱۹۶۵ء بروز اتوار بعد از نماز عشاء زیر صدارت خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی منعقد ہوا ۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم پروفیسر محمد عثمان صاحب صدیقی ایم اے سابق مبلغ انچارج مغربی افریقہ نے محاسن اسلام کے موضوع پر لیکچر دیا۔ بعدہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب زاہد مولوی فاضل نے شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تقریر کی ۔

(خاکسار ماسٹر کمال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لہو کے تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مولوی محمد اسحٰق صاحب صحابی آف کھریپڑ تحصیل قصور بیمار ہیں موصوف بہت بزرگ ہیں (مولوی محمد عمر سرائے سلطان لاہور کلرک برٹش کوتھ ایمپورٹ کمپنی لاہور)

۲۔ میری بیوی چند دنوں سے لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے ۔ (کرم الٰہی ملک اسسٹنٹ ہیڈ نمبر ۲ کا چھوہر لاہور)

۳۔ میری بیوی اور بچی ۱۲ سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں (حافظ غلام محی الدین معلم وقف جدید)

۴۔ عزیزم محمد امین ولد ملک محمد عبداللہ خان صاحب بعارضہ درد گردہ سیالکوٹ کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں ۔ (خاکسار خیر الدین انسپکٹر تحریک جدید راولپنڈی)

۵۔ خاکسار چند سالوں سے پھیپھڑوں کی درد کی وجہ سے بیمار ہے نیز میری امی جان درد شقیقہ کی وجہ سے سخت بیمار ہیں ۔ (خاکسار صدیق احمد خان ۲۰ رحمان بلڈنگ شالامار باغ لنک روڈ مغل پورہ ۔ لاہور ۔

۶۔ ایک مخلص احمدی دوست نصر اللہ خان صاحب کی بڑی لڑکی کافی دنوں سے بیمار ہے نیز نصر اللہ خان صاحب خود بھی بیمار ہیں ۔ (سید امتیاز احمد شاہ راولپنڈی)

۷۔ میرا بھائی چوہدری عبدالحفیظ خان صاحب ایس ڈی او۔ واپڈا دل کی بیماری میں مبتلا ہیں ۔ (چوہدری نور احمد خان صدر حلقہ سول لائن ۔ لاہور)

۸۔ میرے ابا جان حج ادا کرنے کے بعد سے بیمار ہو گئے ہیں۔

(بشیر احمد ملیانوالہ ۔ سیالکوٹ)

جملہ احباب جماعت سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

نظارت اصلاحِ وارشاد کے زیر اہتمام ربوہ میں تعلیم القرآن کلاس کا اجرا

کلاس یکم جولائی سے شروع ہو کر ۳۱ر جولائی تک جاری رہے گی

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی نظارت اصلاح وارشاد کے زیر اہتمام ربوہ میں یکم جولائی ۶۵ء سے ۳۱ر جولائی ۶۵ء تک تعلیم القرآن کلاس جاری کی جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

اس کلاس میں ایک خاص پروگرام کے مطابق سلسلہ کے بزرگ اور جید علماء قرآن کریم کا ترجمہ اور مختصر تفسیر، حدیث اور دیگر ضروری دینی امور کے متعلق تعلیم دیں گے۔ علاوہ ازیں ضروری اور اہم مسائل پر کلاس میں لیکچروں کا بھی انتظام کیا جائے گا۔ اور ضروری نوٹس لکھوائے جائیں گے۔

اس کلاس میں حسب دستور موسم گرما کے باعث تعلیمی اداروں میں ملک بھر میں رخصتیں ہوتی ہیں۔ طلباء اور اساتذہ کو خاص طور پر شامل ہونا چاہیئے۔ دیگر احباب خواہ وہ فاضل ہوں یا گریجویٹ ملازم ہوں یا تاجر۔ کم تعلیم رکھتے ہوں یا زیادہ لیکن قرآن کریم اور حدیث اور دینی مسائل سے واقفیت کا شوق رکھتے ہوں۔ انہیں بھی اس کلاس میں شامل ہونا چاہیئے اور مرکز کے دینی اور نیک ماحول میں اپنے امام ہمام کے قرب میں رہ کر فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

جو دوست اس کلاس میں شامل ہونا چاہتے ہوں اس اعلان کے پڑھتے ہی فوری طور پر وہ اپنے نام، پتہ اور تعلیمی قابلیت واہلیت کے متعلق ضروری معلومات پر مشتمل درخواست امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے نظارت ہذا میں بھجوا دیں تا شامل ہونے والوں کی تعداد کے مطابق ضروری انتظامات قیام وطعام کے لئے کئے جا سکیں۔ اور تفصیلی ہدایات انہیں بھجوائی جا سکیں۔ تعلیم القرآن کلاس کا تفصیلی پروگرام بعد میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز

(ناظر اصلاح وارشاد)

جموں میں زمین دوز بم پھٹنے سے ۲۵ افراد ہلاک ہو گئے

سیالکوٹ ۱۲ر مئی۔ بھارتی مقبوضہ جموں کے سرحدی علاقوں سے آنے والی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ بھارتی فوجوں نے اپنی جنگی تیاریوں کے دوران جو زمین دوز بم رکھے ہوئے تھے ان کے پھٹ جانے سے ۲۵ افراد جن میں آٹھ فوجی بھی شامل ہیں ہلاک اور متعدد افراد زخمی ہوئے۔ پچھلے پانچ دنوں میں بم پھٹنے کے تقریباً سات واقعات ہوئے ہیں۔

شاستری یوگوسلاویہ جائیں گے

نئی دہلی ۱۲ر مئی۔ بھارت کے وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے یوگوسلاویہ کا دورہ کرنے کی دعوت منظور کر لی ہے۔ بھارت کے وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے کل بتایا کہ ابھی دورہ کی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

پیرو میں زلزلہ

لیما (پیرو) ۱۲ر مئی۔ جنوبی امریکہ کی ریاست پیرو میں کل زلزلہ آیا ہے۔ زلزلے کے جھٹکے دارالحکومت میں ۲۷بار محسوس کئے گئے۔ تاہم جانی نقصان کی کسی جگہ سے اطلاع نہیں ملی

بھارتی افواج پاکستان کی سرحدوں پر حملے کیلئے تیار کھڑی ہیں (چوان)

پاکستان کے فوجی طیاروں کو بھارت پر سے گزرنے کی ممانعت

نئی دہلی ۱۲ر مئی۔ بھارت کے وزیر دفاع مسٹر چوان نے کل لوک سبھا میں اعلان کیا کہ بھارتی فوجیں سرحدوں پر کیل کانٹے سے لیس جنگ کے لئے تیار کھڑی ہیں اور اگر غیر متوقع صورت حال پیش آگئی تو وہ پوری قوت سے مقابلہ کریں گی۔ انہوں نے یہ انکشاف بھی کیا کہ بھارت پر سے پاکستان کے فوجی طیاروں کی پرواز ممنوع قرار دے دی گئی ہے۔

مسٹر چوان نے کہا کہ طیاروں کو روکنے کا اقدام بھارت کی سلامتی کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پچھلے ہفتے پالم کے ہوائی اڈہ پر جو پاکستانی طیارہ روکا گیا تھا اس میں قابل اعتراض مواد برآمد ہوا تھا اور اس واقعہ کے بعد ہم نے پاکستان کے فوجی طیاروں کو بھارتی علاقہ پر سے گزرنے کی اجازت نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

انہوں نے یہ الزام بھی عاید کیا کہ پاکستانی فوجیں مختلف سرحدی علاقوں میں مسلسل گولہ باری کر رہی ہیں اور بھارتی فوجیں اس کا جواب دے رہی ہیں انہوں نے کہا کہ خاص طور پر آسام میں لاٹھی ٹیلہ اور رعا باڑی کے علاقہ میں زبردست جھڑپیں ہو رہی ہیں۔

شیخ عبداللہ کا انٹرویو لینے کے الزام میں

لندن ٹائمز کے نامہ نگار کو گرفتار کر لیا گیا

کوئمبٹور ۱۳ر مئی۔ بھارتی حکومت کی سخت پابندیوں اور پولیس کے بھاری پہرہ کے باوجود کل ایک برطانوی اخبار نولیس مسٹر سی جی سیٹے شیخ محمد عبداللہ سے انٹرویو لینے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن وہ اسے اپنے اخبار کو نہیں بھیج سکے کیونکہ بھارتی پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا ہے۔

مسٹر سی جی سیٹے کو جو سنڈے ٹائمز کے نامہ نگار ہیں کل کوئمبٹور کی ایک عدالت میں پیش کیا گیا جہاں عدالت نے پولیس کو ان کا ریمانڈ دے دیا اور وہ فوراً ہی جیل بھیج دیئے گئے انہیں ضمانت پر رہا کرنے کی سہولت بھی نہیں دی گئی۔ شیخ عبداللہ آج کل اوٹاکمنڈ کے نواحی علاقہ میں نظر بند ہیں اور ان کے بنگلہ پر زبردست پہرہ لگا ہوا ہے۔

سرینگر میں تمام سرکاری دفاتر فوج کی نگرانی میں دیدیئے گئے

وادی میں بھارتی فوج اور پولیس کو مزید کمک پہنچائی جا رہی ہے

سرینگر ۱۲ر مئی۔ مقبوضہ کشمیر میں بدستور ہنگامے جاری ہیں۔ مجلس عمل کی اپیل پر پوری وادی میں مکمل ہڑتال ہے۔ دفاتر، سکول اور کاروباری ادارے بند پڑے ہیں۔ صورت حال پر قابو پانے کے لئے بھارتی فوج اور پولیس کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ سری نگر اور سوپور میں کل بھی مظاہرین پر لاٹھی چارج اور فائرنگ کی گئی۔ نئی دہلی کے سرکاری حلقے بگڑتی ہوئی صورت حال سے سخت پریشان ہیں۔ وزیر داخلہ مسٹر نندا ٹیلیفون پر وزیر اعلیٰ مسٹر جی ایم صادق سے رابطہ قائم کئے ہوئے ہیں اور تازہ معلومات حاصل کرتے رہتے ہیں مسٹر نندا نے کل رات بتایا کہ حالات پر قابو پا لیا گیا ہے اور مقامی حکومت سخت کارروائی کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں جی ایم صادق کے اقدامات سے مطمئن ہوں اور مجھے توقع ہے کہ وہ حکام کی مدد سے شرپسند عناصر کو کچل دیں گے۔

ایک اطلاع کے مطابق بھارتی حکومت نے خفیہ پولیس کی بھاری تعداد مقبوضہ کشمیر بھیجی ہے اور انہیں لائبریریاں مساجد اور درس گاہوں وغیرہ میں متعین کر دیا گیا ہے۔

سری نگر کے سیاسی حلقے اس خدشہ کا بھی اظہار کر رہے ہیں کہ بھارتی حکومت مولوی محمد فاروق، غلام محی الدین قرہ اور مولانا مسعودی کو بھی گرفتار کرے گی۔ کیونکہ شیخ عبداللہ کی عدم موجودگی میں کشمیریوں کی قیادت ان کے ہاتھ میں ہے۔ رات پولیس نے مزید ایک سو افراد کو گرفتار کیا۔ ابھی گرفتاریاں جاری ہیں اور پولیس مختلف محلوں میں چھاپے مار رہی ہے۔ کل سری نگر میں مظاہرین نے کانگرس کے دفتر پر حملہ کیا اسے توڑ پھوڑ دیا، فرنیچر جلا دیا گیا اور دفتر کا ریکارڈ باہر پھینک دیا گیا۔ سرینگر میں تمام سرکاری دفاتر فوج کی نگرانی میں دے دیئے گئے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴